91580 ـ مصیبت کا شکار ہونے پر اسلام سے مرتد ہونے والے کی توبہ

سوال

جب بھی میسر ہوتا میں نماز کی پابندی کرتا تھا، اور پڑھائی میں ذہین ہونے کی بنا پر انجنئرنگ کالج میں داخلہ مل گیا، میں الحمد لہ اللہ کی تعریف بھی کرتا تھا، اور باقی نوجوانوں کی طرح ایك خوبصورت اور احترام کرنے والی بیوی اور ترتیب والے گھر کے حصول کا بھی لالچ اور طمع رکھتا تھا، اور دن رات کثرت سے دعا کرتا، لیکن میں امتحان میں فیل ہو گیا جس کی بنا پر انجنئرنگ کی پڑھائی جاری نہ رکھ سکا، میں نے محسوس کیا کہ میں نے ظلم کیا ہے، اور میں یہ کہنے لگا کہ فلاں شخص تو نماز بھی ادا نہیں کرتا اور اللہ تعالی اس کے انجینئر بننا آسان کر دیتا ہے، اور میں نماز کی پابندی کرنے کے باوجود کامیاب نہیں ہو سکا ؟

میں صبر نہ کر سکا میں نے اپنے دل اور جی میں کئی باتیں کیں جو اللہ کے دین سے خارج کرنے والی ہیں، مثلا اللہ اور دین پر سب و شتم اور خاص کر تقدیر کو، اور اس کے ساتھ میں نے کچھ مدت تك نماز ادا کرنا بھی ترك کردی اور اذان پر لبیك کہنے کو ناپسند کرنے لگا، میرا دل نماز کے ساتھ معلق ہو گیا اور جب میرے اندر سے غصہ ختم ہو گیا تو ادراك ہوا کہ میں اللہ کے حق میں بہت بڑا گناہ کیا ہے، اور مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں مجھے اس حالت میں ہی موت نہ آ جائے کہ اللہ مجھ سے ناراض ہو، میں یہ سوچ کر رونے لگا اور میں اپنی پڑھائی جاری نہ رکھ سکا کیونکہ میں ہمیشہ اپنے گناہوں میں مشغول رہنے لگا.

میں ایسا فتوی تلاس کرنے لگاجو مجھے راحت دے کہ آیا اللہ تعالی میرا ایسا گناہ معاف کر دیگا جس کے متعلق اللہ کا فرمان ہے:

یقینا اللہ تعالی اپنے ساتھ شریك کیے جانے کو نہیں بخشتا، اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے .

میں نے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو اللہ تعالی کے فرمان سے مجھے بہت خوشی اور فرحت حاصل ہوئی کہ اللہ نے فرمایا ہے:

کہہ دیجئے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ یقینا اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے .

میں نے اس آیت کے بارہ میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہ آیت ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو مسلمان نہ تھے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیا ان کے لیے توبہ ہے ؟

لیکن میں تو مسلمان ہوں تو میری خوشی اور فرحت جلد ہی کافور ہو گئی، اور میں نے بخشش کی امید کھو دی، اور میں نماز اور نوافل اور سوموار کے روزے کی جو پابندی کرتا تھا وہ باقی نہ رکھ سکا.

میرا سوال درج ذیل ہے:

میری توبہ کے باوجود کیا میں امت محمدیہ کے ساتھ نہیں رہونگا، کیونکہ بخاری شریف میں حدیث مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی روز قیامت میری دائیں جانب سے کچھ لوگوں کو پکڑے گا تو میں کہوں گا میرے ساتھی ہیں... تو اللہ تعالی فرمائیگا: وہ تیرے ساتھ نہیں بلکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو تیرے بعد مرتد ہو گئے تھے ؟
کیا یہ صحیح ہے کہ اگرچہ میں سچی اور پکی اور خالص توبہ بھی کروں باوجود اس کے میں اپنے اوپر حد جاری کروانے کی استعداد بھی رکھتا ہوں چاہے میں جو بھی کروں پھر بھی اللہ تعالی مجھے معاف نہیں کریگا، کیونکہ اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کرنے کو معاف نہیں کرتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ نے جو دین اور تقدیر پر سب و شتم کا ذکر کیا ہے اگر تو آپ نے زبان سے اس کی ادائیگی کی ہے تو بلاشك و شبہ آپ نے ایك عظیم جرم کا ارتکاب کیا ہے، اور وہ اسلام سے مرتد ہونا ہے، اور اس طرح آپ نے ایسا کر کے اللہ جل جلالہ کے ساتھ اچھا نہیں کیا جس نے آپ پر انعام کیا، اور آپ کو پیدا کر کے آپ کو ہدایت سے بھی نوازا، اور وہ اللہ سبحانہ و تعالی سب سے زیادہ آپ پر رحم کرنے والا ہے، ہو سکتا ہے اللہ تعالی کا آپ کو انجینئر نہ بننے دینے میں ایك عظیم خیر اور بھلائی ہو جو آپ پر اللہ کرنا چاہتا ہو، یا پھر اس میں کوئی ایسا عظیم شر تھا جسے اللہ تعالی نے آپ سے دور کرنا چاہا، اس لیے آپ کو اسے راضی و خوشی تسلیم کرنا چاہیے تھا.

اور اگر یہ چیز صرف دل میں خیالات ہی تھے جو زبان پر نہیں لائے، اور نہ ہی دل میں استقرار پائے، تو آپ کو جلد از جلد یہ خیالات دور کر کے اپنے اوپر اللہ کے فضل اور نعمت کو یاد کرنا چاہیے.

بہر حال آپ کا نماز ترک کرنا ایك اور گناہ اور دوسری مصیبت ہے، اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ سستی اور کاہلی سے نماز ترک کرنے والے شخص کے کفر میں اہل علم کا اختلاف ہے اور نصوص کی دلالت کی وجہ سے راجح یہی ہے کہ وہ کافر ہے.

دوم:

آپ کا گناہ اور جرم کتنا بھی عظیم اور بڑا ہو لیکن اللہ سبحانہ و تعالی کی بخشش اور مغفرت اور حلم و بردباری اس سے بھی بڑی ہے.

اور آپ کا گناہ کتنا بھی بڑا اور عظیم ہو پھر آپ اس گناہ سے توبہ کر لیں تو اللہ تعالی آپ کی توبہ قبول کرتے ہوئے آپ کے گناہ کو معاف کر دیگا، اور اس نے ایسا کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی اصدق القائلین

ہے:

آپ نے جو آيت ذكر كى ہے وہ اللہ تعالى كا يہ فرمان ہے:

يقينا اللہ تعالى اپنے ساتھ شريك كيے جانے كو نہيں بخشتا اور اس كے علاوہ جسے چاہے بخش ديتا ہے النساء (48).

يہ اس كے متعلق ہے جو شرك كرتا ہوا مر جائے اور شرك سے توبہ نہ كرے تو اللہ تعالى اسے نہيں بخشتا، ليكن جو شخص غرغرہ شروع ہونے سے قبل، اور مغرب كى جانب سے سورج طلوع ہونے سے قبل توبہ كر لے تو اللہ تعالى اس كى توبہ قبول كر كے اس كے گناہوں كو نيكيوں ميں بدل ڈالتا ہے، چاہے وہ كفر يا شرك كا مرتكب ہوا ہو، يا پھر كبيرہ يا صغيرہ گناہوں كا ارتكاب كر بيٹھا ہو، اہم يہ ہے كہ وہ سچى اور پكى توبہ كرے، اور اپنے كيے پر نادم ہو، اور آئندہ ہميشہ كے ليے وہ كام نہ كرنے كا پختہ عزم كرے.

اس كى دليل اللہ سبحانہ و تعالى كا يہ فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ كے ساتھ كسى دوسرے كو معبود نہيں بناتے اور كسى ايسے شخص كو جسے قتل كرنا اللہ تعالى نے حرام كيا ہے وہ بجز حق كے اسے قتل نہيں كرتے، اور نہ وہ زنا كے مرتكب ہوتے ہيں، اور جو كوئى يہ كام كرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائيگا .

اسے قيامت كے روز دوہرا عذاب ديا جائيگا، اور وہ ذلت و خوارى كے ساتھ ہميشہ اسى ميں رہيگا .

سوائے ان لوگوں كے جو توبہ كريں اور ايمان لائيں اور نيك كام كريں، ايسے لوگوں كے گناہوں كو اللہ تعالى نيكيوں ميں بدل ديتا ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربانى كرنے والا ہے الفرقان (67 - 70).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور يقينا ميں بہت بخشنے والا ہوں جو توبہ كريں اور ايمان لائيں اور نيك عمل كريں اور راہ راست پر بھى رہيں طہ (82).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

كيا انہيں خبر نہيں كہ اللہ تعالى ہى اپنے بندوں كى توبہ قبول كرتا ہے، اور وہى صدقات كو قبول فرماتا ہے، اور يہ كہ اللہ ہى توبہ قبول كرنے اور رحمت كرنے ميں كامل ہے التوبۃ (104).

اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ جو اصل میں کافر تھا اور پھر اللہ نے اسے ہدایت نصیب فرمائی تو وہ مسلمان ہو گیا، اور جو مسلمان تھا اور پھر مرتد ہو گیا ۔ اللہ اس سے محفوظ رکھے ۔ پھر توبہ کی اور اللہ کی طرف واپس پلٹ آیا، کیونکہ توبہ پہلے سب گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، اور اسلام اپنے سے پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان :

کہہ دیجئے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ یقینا اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے الزمر (53).

یہ ہر گنہگار جو گناہ کے بعد توبہ کرلے کے لیے عام ہے، چاہے وہ اصل میں کافر ہو، یا پھر مسلمان ہو اور مرتد ہو جائے بلکہ یہ سب معصیت و نافرمانی کرنے والے کو شامل ہے.

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ آیت کریمہ سب کافر گنہگاروں وغیرہ کو توبہ کرنے کی دعوت ہے، کہ وہ اللہ کی جانب رجوع کر لیں، اور اس میں اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ وہ توبہ کرنے والے اور رجوع کرنے والے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، چاہے وہ گناہ کتنے بھی ہوں، اور جتنے بھی زیادہ اور سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، اور اس آیت کو توبہ کے علاوہ کسی اور پر محمول کرنا صحیح نہیں، کیونکہ جو شخص توبہ نہیں کرتا اس کا شرك نہیں بخشا جاتا " انتہی

ماخوذ از: تفسیر ابن کثیر (4 / 75).

اور جن لوگوں کو حوض کوثر سے دور کر دیا جائیگا اور وہاں جانے سے روك دیا جائیگا، اور ان کے متعلق روز قیامت کہا جائیگا " انہوں نے آپ کے بعد دین میں بدعات ایجاد کر لی تھیں "

تو یہ ان کے متعلق ہے جو توبہ نہ کریں بلکہ بدعت اور ارتداد کی حالت میں ہی مر جائیں.

چنانچہ اگر آپ نے اللہ کی جانب رجوع کرتے ہوئے توبہ کر لی ہے، تو آپ خوش ہو جائیں اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالی نے آپ کی عمر لمبی کی حتی کہ آپ اسلام کی طرف واپس پلٹ آئے، لہذا آپ اعمال صالحہ کثرت سے کریں، اور اطاعت و فرمانبرداری مکمل کوشش اور جدوجھد کریں، تاکہ توبہ کے بعد آپ کی حالت پہلے سے بہتر اور افضل ہو جائے، اور نماز میں سستی کرنے سے اجتناب کریں، اور نہ ہی نماز کی ادائیگی میں تاخیر کریں، بلکہ بروقت نماز کی ادائیگی میں کوشش کریں، کیونکہ نماز کی بہت شان ہے، اور یہ بندے اور رب کے درمیان واسطہ اور تعلق ہے، اور سعادت و راحت اور شرح صدر کا دروازہ ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے وہ آپ کی توبہ قبول کرتے ہوئے آپ کے گناہ معاف فرمائے.

والله اعلم .